روزنامہ
الفضل ربوہ
(ایڈیٹر: نسیم سیفی)
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد نمبر ۷۴/۳۹ منگل ۲۶ شعبان ۱۴۰۹ھ ۴ شہادت ۱۳۶۸ہش : ۴ اپریل ۱۹۸۹ء ۷۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کی دوسری صدی کا پہلا خُطبہ جُمعہ

اللہ نے ہم پر اتنے احسانات کیے ہیں کہ ہمیں شکریہ ادا کرنے کی طاقت نہیں

دوسری صدی میں احمدیت نے جتنی ترقی کرنی ہے ہم اس کا تصوّر بھی نہیں کر سکتے

مجھے کامل یقین ہے کہ اللہ تعالےٰ تقویٰ کی ایک نئی لہر اس صدی میں جاری کریگا

دوسری صدی کا یہ پہلا خُطبہ جمعہ مواصلاتی سیارے کے ذریعے براہ راست جرمنی اور ماریشس کے احمدیوں نے بھی سُنا

اسلام آباد (برطانیہ) میں ۲۴ مارچ ۱۹۸۹ء کو حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کے فرمودہ خطبہ جمعہ کا خلاصہ

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدیت کی دوسری صدی کا پہلا اور تاریخی جمعہ بیت الفضل لندن میں پڑھا اور اس موقعہ پر ایک یادگار اور ولولہ انگیز خطبہ ارشاد فرمایا۔ دوسری صدی کے پہلے جمعہ کو یہ خصوصی امتیاز بھی حاصل رہا کہ حضور کا یہ خطبہ مواصلاتی سیّارے کے ذریعے ماریشس اور جرمنی کے احمدی احباب نے بھی سُنا۔ اس طرح سے گویا دوسری صدی میں نمایاں اور بابرکت کامیابیوں کی شاہراہ پر یہ پہلا قدم مواصلاتی ذریعہ بن کر سامنے آیا۔ حضور ایدہ اللہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔

چند دن پہلے ہم ہر بات کا آخری کی نسبت سے ذکر کر رہے تھے۔ اب دن بدلے ہیں اور اگلی صدی کی پہلی باتیں کرنے کا وقت آگیا ہے اور آج ہم سب کو احمدیت کی دوسری صدی کا پہلا جمعہ پڑھنے کی توفیق عطا ہو رہی ہے۔ ہماری خوش نصیبی ہے کہ تمام جماعت احمدیہ عالمگیر کے افراد زندہ اکٹھے اس نئی صدی کے سر پر کھڑے اگلی صدی کے منظر کا تصور باندھ رہے ہیں۔

حضور نے فرمایا آج ہم جس مقام پر کھڑے ہیں بلاشبہ اگلی صدی کے آغاز کا جو تیسری صدی کا منہ دیکھ رہے ہوں گے وہ اس طرح حیرت سے ہمیں نیچے کی طرف دیکھیں گے کہ گویا ہم ہزاروں کوسوں کی مسافت پر اُن سے نیچے کھڑے اُن کو بلندی کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ اس منظر کو اگر پلٹ کر دیکھا جائے تو حضرت اقدس بانی سلسلہ جس صدی کے سر پہ کھڑے تھے وہ اس دور کی بلند ترین جگہ تھی۔ اور حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ جب اپنے زمانے سے تیرہ سو سال پہلے دیکھتے تھے تو اپنی پگڑی سنبھال کر دیکھتے تھے۔ پس ایک پہلو سے تو ہم یقیناً بلندی کی طرف جائیں گے۔ لیکن تعداد میں ہم خواہ کروڑوں گنا زیادہ ہو جائیں اگر رفعتوں کا حقیقی تصور آپ نے تبدیل ہونے دیا تو آپ کی نجات کی کوئی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔ جہاں رفعتوں کا تصور باندھیں وہاں آج سے سو سال پہلے ہی نہیں بلکہ چودہ سو سال پہلے نگاہ کریں اور وہ رفعتیں حاصل کرنے کی کوشش کریں جو خدا کی نگاہ میں رفعتیں کہلاتی ہیں اور ان کا دنیاوی وجاہتوں اور عددی اکثریت سے کوئی بھی تعلق نہیں پس آپ روحانی، علمی، مذہبی اقدار، تقویٰ، خدا سے تعلق اور بنی نوع انسان کی سچی ہمدردی کے لحاظ سے اوّل بننے کی کوشش کریں۔ کیونکہ آپ کو خدا نے صدی کے سر پر کھڑا کر کے آج تمام دنیا میں اوّل قرار دے دیا ہے۔

ایک خوش کن اطلاع

حضور نے فرمایا آپ کو مَیں یہ خوش کن اطلاع بھی دیتا ہوں کہ اس وقت اس آواز کو ماریشس اور جرمنی کے احمدی بھی سُن رہے ہیں۔ یہ صدی کا وہ پہلا خطبہ ہے جس کو فضائی رسل و رسائل کے ذریعہ سے سب سے پہلے ماریشس کی جماعت نے سننے کا انتظام کیا اور اب مجھے اطلاع ملی ہے کہ جرمنی کی جماعت نے بھی اس خطبے کو براہ راست سننے کا انتظام کیا ہوا ہے۔ اس پہلو سے خدا تعالیٰ نے ان کو یہ اوّلیت بھی عطا فرما دی کہ یہ دونوں جماعتیں آج اس اہم تاریخی خطبے میں ہم سب کے ساتھ اسی طرح شریک ہیں جس طرح ہم سب ایک جگہ اکٹھے بیٹھے ہیں۔

پس میں آپ سب کو جو براہ راست میری آواز کو سُن رہے ہیں اور دنیا کے اُن تمام احمدیوں کو جو اس آواز کو کل یا پرسوں سُن سکیں گے، دل کی گہرائی سے نکلی ہوئی مبارکباد اور سلام کا تحفہ پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے ممکن نہیں کہ ہم اس کا حق ادا کر سکیں۔ گزشتہ صدی میں اس کثرت کے ساتھ خدا کی رحمتوں کے نشان ہم نے نازل ہوتے دیکھے۔ کتنے عظیم خطرات سے خدا تعالیٰ نے جماعت کو حفاظت سے اس طرح نکالا جس طرح محبت کرنے والے دو بازوؤں میں سمیٹ لیا گیا ہو۔ اس کیفیت میں جب خدا تعالیٰ کے احسانات کا تصوّر باندھتا ہوں تو اس مضمون کو اپنی طاقت سے اتنا بڑھا ہوا پاتا ہوں کہ کوئی پیش نہیں جاتی۔ اس کے سوا کچھ نہیں کیا جا سکتا کہ اے محسن تو اتنے احسان کرنے والا ہے کہ کوئی دنیا کا ممنونِ احسان خواہ ایک ہو خواہ قومیں ہوں یا تمام عالم کے بسنے والے ہوں، دن رات بھی وہ اگر تیرے احسانات کا شکر ادا کریں تو ان کے بس میں نہیں۔ اس لئے ہم سے رحمت کا سلوک فرما۔ ہم چاہتے ہیں کہ تیرے احسانات کا شکریہ ادا کریں مگر ہم میں طاقت نہیں۔

حضور نے فرمایا جو مَیں کہہ رہا ہوں اس میں لفاظی کا قطعاً کوئی شائبہ نہیں۔ آپ کو میں اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ آج اپنی

باقی۔ صفحہ ۴ پر

اخبارِ احمدیہ

پیارے اور محبوب آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں لندن سے آمدہ اطلاع کے مطابق حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔
احباب کرام خصوصی توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے بے انتہاء فضلوں اور رحمتوں سے نوازتے ہوئے ہمارے جان سے پیارے آقا ایدہ اللہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور کامیابی و کامرانی سے حضور کا ہر دینی منصوبہ مکمل فرمائے۔

درخواستِ دُعا

مکرم محمد ایوب صابر ابن حکیم محمد افضل فاروقی دواخانہ اُوچ شریف ضلع بہاولپور ۲۵ مارچ کو ٹرالی سے گر کر شدید زخمی ہو گئے۔ بی۔وی ہسپتال بہاولپور میں زیرِ علاج ہیں۔ شاید اپریشن کرنا پڑے گا۔ اس مخلص خادمِ دین کیلئے بارگاہِ ربّ العزّت سے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔
نیز میری بھتیجی عزیزہ سائرہ بنت رشید احمد زاہد مقیم قرطبہ سپین کی ناک کا اپریشن گیارہ اپریل کو ہو رہا ہے۔ موصوفہ کے لئے اپریشن کی پیچیدگیوں سے بچنے اور شفائے کاملہ و عاجلہ عطا ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (منیر احمد عابد مربی سلسلہ بہاولپور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۴ر شہادت ۱۳۶۸ ہش ۴ر اپریل ۱۹۸۹ء

اپنا فرض نبھائیے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ملفوظات میں سے یہ فقرہ پڑھ کے دیکھئے "اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سب سے بڑا حق یہی ہے کہ اس کی عبادت کی جاوے اور یہ عبادت کسی غرض ذاتی پر مبنی نہ ہو بلکہ اگر دوزخ اور بہشت نہ بھی ہوں تب بھی اس کی عبادت کی جاوے اور اس ذاتی محبت میں جو مخلوق کو اپنے خالق سے ہونی چاہیئے کوئی فرق نہ آوے"۔

اب اس بات کو زندگی کے ہر شعبہ پر پھیلا کے دیکھئے۔ آخر مذہب کی ہر بات سے ہمیں اپنی زندگی کے لئے کوئی نہ کوئی سبق لینا چاہیئے۔ اگر ہم زندگی کے ہر پہلو میں صرف اپنا فرض نبھانا شروع کردیں۔ بغیر یہ دیکھے کہ دوسری طرف سے کیا ملتا ہے اور کیا سلوک ہوتا ہے تو یقین جانئے کہ تمام باتیں سیدھی پڑنے لگیں گی اور آپ کو وہ کچھ ملے گا جو اس صورت میں کبھی حاصل نہ ہوتا کہ آپ دوسروں کا رویہ دیکھ کر اپنے فرائض کی طرف توجہ دیں۔

دوزخ اور بہشت کے نظریئے کو ایک طرف رکھیئے۔ یہ سوچیئے کہ اگر آپ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں گے تو کیا اس کی خوشنودی حاصل نہ ہوگی۔ ہوگی اور ضرور ہوگی۔

اسی طرح میاں بیوی کے ماں باپ اور اولاد کے۔ دوست اور دوست کے تعلقات پر غور کیجیئے۔ آپ دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ اس کی خدمت کرتے ہیں۔ اس کے کام آتے ہیں۔ اس کے لئے سب کچھ کرتے ہیں جو آپ کی استطاعت میں ہے۔ اور یہ سب کچھ ایسی صورت میں کہ آپ دوسرے سے کوئی توقعات وابستہ نہیں کرتے۔ یہ نہیں سمجھتے کہ تم میرے ساتھ اچھا سلوک کرو گے تو میں بھی اچھا سلوک کرونگا آپ دیکھیں گے کہ آپ کی محبت۔ آپ کی خدمت کا جذبہ۔ آپ کا حسنِ سلوک ایک انقلاب برپا کر دے گا۔ دوسری طرف سے آپ کو آپ کی توقعات سے بڑھ کر ملے گا۔ ویسے بات ہے ذرا مشکل۔ اس کو آسان اسی صورت میں بنایا جا سکتا ہے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مندرجہ بالا ارشاد کو سامنے رکھا جائے اور اسے زندگی کے ہر پہلو پر وارد کر لیا جائے۔ کر کے دیکھئے۔ آپ اس کی افادیت کے قائل ہو جائیں گے۔

روح کی بالیدگی جشنِ تشکر کا صلہ
زندگی کو راحتِ فردوس کا رستہ ملا
چشمِ نم کی آبپاشی کر رہا ہے میرا دل
اور اِک اِک زخم دل کا مری آنکھوں سے سِلا

ـــــ ابوالاقبال

تعبیرِ خواب

تاریکیٔ شب سے پھوٹ رہیں یوں خوابِ سحر کی تعبیریں
ظلمت کا احاطہ کرنے کو ہر سمت سے لپکیں تنویریں

خوشبوئے تبسم چھین سکی نہ موت بھی جن کے ہونٹوں سے
اُن دیوانوں کو تکتی ہیں حیرت سے ستم کی زنجیریں

مرعوب نہ ہوں گے ہم ان سے سب اپنی دیکھی بھالی ہیں
یہ زہر میں ڈوبی تحریریں، انگارے اُگلتی تقریریں،

آئے تو تھے خالی دامن دِل اُٹھے تو لیئے سومیخانے
بس ایک نگاہِ ساقی سے بدلی ہیں دلوں کی تقدیریں

کب ظلم کی آندھی روک سکی رستہ بے باک اُجالوں کا
گرتی ہی رہی ہے برقِ تپاں اٹھتی ہی رہی ہیں تعمیریں

اے دشمنِ دیں اُس مالک کے ہاں دیر تو ہے اندھیر نہیں
کیوں تجھ کو دکھائی دیتی نہیں دیوارِ وقت کی تحریریں

ہم راہِ وفا کے راہی ہیں، دیں کے بے خوف سپاہی ہیں
ہیں دل میں شہادت کے ارماں رقصاں ہیں لہو میں تکبیریں

ہر جبر پہ خندہ پیشانی۔ ہر جَور پہ کیفِ رُوحانی
گرتی ہیں خدا کے بندوں پر پھولوں کی طرح سے شمشیریں

اس طرح ہوئی در آنہ طے تسلیم و رضا کی ایک صدی
ہم ہنستے رہے تقدیروں پر ہنستی رہیں ہم پر تقدیریں

جو اُن کی نظر میں بے آئیں جو اُن کے کرم کا موجب ہوں
اُن بابرکت تحقیروں پر سو جان سے قرباں توقیریں

جو کل تھا منظر آج نہیں جو آج ہے کل دھندلائے گا
دیکھی ہیں بہت ثاقبؔ ہم نے یہ رنگ برنگی تصویریں

ـــــ ثاقبؔ زیروی ـــــ

○ ○ ○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ویڈیو فلم کی رسم

مکرم سید احمد علی صاحب۔ ربوہ

سیدنا حضرت فضل عمر نور اللہ مرقدہٗ نے تحریک جدید کے قیام کے وقت اپنی عزیز جماعت سے جو مطالبات فرمائے انکی ایک اہم غرض یہ ارشاد فرمائی کہ:

تحریک جدید کی ایک غرض

۱۔ "اس کے ذریعہ سے ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت کے ساتھ پہنچایا جاسکے۔" (مطالبات طبع ۱۹۳۶ء ص ۵)

۲۔ "ہمیں چاہئے کہ (دین) کی خاطر قربانی کرنے کی غرض سے جائز خواہشات کو بھی جہاں تک چھوڑ سکیں چھوڑ دیں۔" (〃 〃 ص ۲۷-۲۸)

۳۔ آپ نے بعض شہری لوگوں کے اس فعل کو سخت ناپسند فرمایا جو کہ:

"ضرورت سے زیادہ لباس پر خرچ کرتے ہیں"۔ (〃 〃 ص ۳۲)

سینما وغیرہ کی ممانعت

حضرت فضل عمر نور اللہ مرقدہٗ نے "ساری جماعت کو حکم" فرمایا کہ:

۱۔ "کوئی احمدی کسی سینما، سرکس، تھیٹر وغیرہ غرضیکہ کسی تماشہ میں بالکل نہ جائے اور اس سے کلّی طور پر پرہیز کرے۔ ہر مخلص احمدی جو میری بیعت کی قدر و قیمت کو سمجھتا ہے اسکے لئے سینما یا کوئی اور تماشہ وغیرہ دیکھنا یا کسی کو دکھانا ناجائز ہے"۔ (〃 〃 ص ۳۷)

۲۔ اس حکم کی حکمت اور وجہ ایک یہ فرمائی کہ:

"سینما، تھیٹروں وغیرہ پر بھی ملک کی دولت کا ایک بہت بڑا حصہ ضائع ہوتا ہے"۔ (〃 〃 ص ۱۲۶)

دربارہ ولیمہ ہدایت

دین متین میں شادی کے بعد میاں بیوی کے مابین تعلقاتِ صحیحہ قائم ہو جانے کے بعد دعوتِ ولیمہ کو ضروری قرار دیا گیا ہے۔ مگر سنّت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق حضرت فضل عمر نور اللہ مرقدہٗ نے اس اہم موقع پر بھی اخراجات کو کم از کم کرنے کی خاطر یہ ارشاد فرمایا کہ:

"ولیمہ کے متعلق بھی میں نے ہدایت دی ہے کہ اس موقعہ پر صرف چند دوستوں کو بلا لینا کافی ہوتا ہے۔ زیادہ لوگوں کو بلا کر اپنا روپیہ ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ یہ بھی کافی ہے کہ لوگ اپنا اپنا کھانا لا کر ولیمہ والے گھر میں بیٹھ کر کھالیں اور ایک آدمی کا کھانا اس گھر والے کی طرف سے بھی ہو جائے۔"

شادی پر اسراف

اور فرمایا:

۱۔ "یہ ہدایات میں نے اس لئے دیں کہ اس زمانہ میں (دین) کو مالی قربانیوں کی ضرورت ہے۔ اگر کھانے پینے پہننے اور آرائش و زیبائش کے کاموں پر ہی سارا خرچ کر دیا جائیگا تو (دین) کی ضروریات کہاں سے پوری ہونگی"۔ (〃 〃 ص ۱۶)

۲۔ "اس زمانہ میں زیادہ تر شادی بیاہ کے موقعہ پر لوگ اپنی ناک رکھنے کیلئے زیورات پر طاقت سے زیادہ روپیہ خرچ کر دیتے ہیں جو انجام کار انکے لئے کسی خوشی کا موجب نہیں ہوتا۔۔۔۔ ۔۔۔ موجودہ زمانہ میں اس کا اپنے کھانے پینے اور پہننے پر زیادہ خرچ کرنا یقیناً اسراف میں شامل ہوگا"۔ (〃 〃 ص ۱۵۹)

۳۔ آرائش اور زیبائش پر خواہ مخواہ روپیہ ضائع نہ کریں"۔ (مطالبات ص ۲۱)

اسراف سے ممانعت

قرآن کریم میں "رحمٰن کے بندوں" کا ایک اہم وصف یہ فرمایا گیا ہے کہ:

"جب وہ مال خرچ کرنے لگتے ہیں تو سوچ سمجھ کر کرتے ہیں اور بلا ضرورت اور فضول خرچی نہیں کرتے"۔ (الفرقان رکوع آخر)

اسی طرح "ایمان لانے والوں" کا کردار یوں بیان فرمایا کہ:

"وہ ہر قسم کے لغو کاموں سے احتراز کرتے ہیں"۔ (المومنون ع ۱)

اس کی شرح میں حضرت فضل عمر نور اللہ مرقدہٗ لکھتے ہیں کہ:

"ایمان لانے والے ہمیشہ لغو کاموں سے بچتے اور احتراز کرتے ہیں وہ کوئی ایسا کام نہیں کرتے اور کوئی ایسا کام انکو نہیں کرنا چاہیئے جس کا عقلی فائدہ نہ ہو اور جس سے زندگی بیکار ہو جاتی ہو"۔

ان ارشادات اور ہدایات کا مدّعا اور غرض یہی تھی کہ احباب جماعت احمدیہ غیر ضروری مواقع پر اخراجات کر کے روپیہ ضائع نہ کریں بلکہ جائز ضروریات کے وقت بھی خرچ میں کمی کریں۔ کجا یہ کہ نئی نئی اور بد رسوم اور بدعات پر اپنا روپیہ برباد کیا جائے۔

وڈیو فلم

اگرچہ وڈیو فلم کے فوائد بھی ہیں اور جماعت ان جائز فوائد سے مستفید بھی ہو رہی ہے مگر نہایت افسوس ہے کہ شادی کے موقع پر بعض لوگ ان ارشاداتِ عالیہ کے باوجود بلا ضرورت اور اسراف سے کام لیتے ہیں جن کا باعث وڈیو فلم کا ناجائز استعمال اور رواج بھی ہے۔ اس پر صرف اسراف اور فضول خرچی ہی نہیں ہوتی بلکہ بعد میں بار بار اسکے دیکھنے میں اپنا قیمتی وقت بھی ضائع کرتے ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ قرآنی احکام دربارہ پردہ کو نظر انداز کر کے غیر محرم مردوں کو بلایا جاتا ہے جبکہ اپنے گھر کی عورتوں کے علاوہ بہت سی دیگر پردہ نشین مستورات بھی مدعو ہوتی ہیں۔ جب فلم تیار کرائی جاتی ہے تو مہمان عورتیں نہ تو اس وقت اٹھ کر جاسکتی ہیں اور نہ بے پردہ ہو کر بیٹھ سکتی ہیں۔ اسی طرح اہلِ خانہ نمود و نمائش کی غرض سے فلم پر روپیہ خرچ کر کے گناہ بھی اپنے سر پر چڑھاتے ہیں اور یہ فعل تحریک جدید کے مطالبات اور اغراض و مقاصد کے بھی سراسر خلاف ہے۔

اس لئے تمام عہدیداران جماعت اور احباب سے درخواست ہے کہ وڈیو فلم کی بیاہ شادیوں میں بد رسم و بدعت کی حوصلہ شکنی کریں۔ اگر اہل خانہ اصرار کریں تو عزت مند مستورات فوراً وہاں سے اٹھ کر چلی جایا کریں یا اہل خانہ دعوت کے موقع پر پہلے سے یہ کہہ دیا کریں کہ اگر اس طرح فلم آپ نے تیار کرنا ہو تو ہم اس شادی میں شرکت سے معذرت خواہ ہیں۔

ہاں اگر اپنے ہی گھر کی مستورات ہوں اور فلم بنانے والا بھی اپنا ہی عزیز ہو جس سے پردہ نہیں تو یہ اور بات ہے۔ مگر فضول خرچی اور اسراف کا گناہ پھر بھی ہوگا۔ لہٰذا اگر ضروری ہی فلم بنانا ہو تو غیر محرم مستورات کے پردہ کا خاص خیال اور لحاظ رکھا جاوے اور جہاں خلاف ورزی ہو صدر صاحبان اور ذمہ وار اصحاب ان کو پہلے سے سمجھا دیا کریں بصورت خلاف ورزی مرکز میں رپورٹ کریں۔

خدا تعالیٰ ہم سب کو مندرجہ بالا ارشادات و ہدایاتِ الٰہیہ پر کما حقہ عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرماوے۔

حصولِ دعا کے دو نادر موقعے

تحریک جدید کے مجاہدین کے لئے ۲۹، رمضان المبارک کی تقریب حصول دعا کا ایک نادر موقعہ ہوتا ہے۔ ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ ہر اس مجاہد کے لئے دعا کرتے ہیں۔ جس نے ۲۹، رمضان سے پہلے اپنی مالی قربانی کا وعدہ پورا کر دیا ہو۔

اس لئے مجاہدین سے گذارش ہے کہ وہ اپنے وعدہ جات تحریک جدید سے جلد از جلد سبکدوش ہونے کی سعی فرمائیں۔

دوسرے یہ امر ملحوظ رہے کہ امسال اس دعائیہ فہرست کے ساتھ ان جماعتوں کی فہرست بھی بغرض دعا پیش حضور کی جائے گی جنہوں نے وعدہ جات کا مقررہ ٹارگٹ حاصل کر لیا ہے۔ ان جماعتوں کو چاہیئے کہ اس دعا سے بھی پوری طرح بہرہ ور ہونے کی سعی فرمائیں اور مرکز میں ٹارگٹ کے بارے میں اطلاع دینے میں مسابقت فی الخیرات کے جذبہ سے کام لیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

اعلانِ بازیابی

محلہ دار العلوم غربی میں کچھ سلے ہوئے کپڑے ملے ہیں۔ جن صاحب کے ہوں مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

محمد امین خان ۱۸/۱۷
دار العلوم غربی حلقہ صادق نزد بیت الصادق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ ۔ خلاصہ خطبہ

زندگی پر اگر مڑ کر نگاہ ڈالیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ خدا تعالیٰ نے ہم میں سے ہر ایک کی زندگی میں ہزارہا مرتبہ ایسے احسانات کے سلوک فرمائے کہ ان میں سے ایک ایک احسان اس لائق ہے کہ اس کے شکریے میں زندگیاں گزاری جائیں۔ پس اس صدی کو شکر کی صدی بنانا ہے اور خدا تعالیٰ کے احسانات کو یاد رکھنے اور احسانات کو پہچاننے کی صدی بنانا ہے خدا تعالیٰ کے احسانات کے ہر قطرے سے ہماری زبانیں تر اور دل سیراب رہنے چاہئیں کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ جو میرے احسانات کا شکر کرتا ہے میں اس پر فضل کرتا چلا جاتا ہوں۔ خدا کے فضلوں اور اس کے احسانات کو اپنے پیاسے دلوں کی طرف کھینچنے کا کتنا آسان اور مؤثر طریق ہے کہ اس کے احسانات کا تصور باندھیں اور اس تصور کے ساتھ خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنا شروع کریں۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تسبیح و تحمید کے اسلوب اور آداب سیکھیں پھر آپ کو معلوم ہوگا کہ آپ کی زندگی کا لمحہ لمحہ اللہ تعالیٰ کے احسانات کے تابع ہے تب آپ کو یہ بات سمجھ آئے گی کہ کیوں ہم یہ کہتے ہیں کہ ساری زندگی بھی اگر ہم خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے چلے جائیں تو وہ شکر ادا نہیں ہو سکتا کیونکہ ہمارا وقت بہت محدود ہے اور احسانات کا سلسلہ بہت دراز ہے۔

حضور نے فرمایا اگر آپ زمین و آسمان کی پیدائش پر غور کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ اربوں سال میں خدا تعالیٰ نے انسان کے آنے کی تیاریاں کی ہیں۔ اور پھر انسان کی ہر ضرورت کو پیشِ نظر رکھ کر ہر قسم کی ضروریات مہیا کی گئیں۔ ایک بات نہیں ان گنت باتیں ہیں جن کے ذکر کی بھی انسان کو مجال نہیں کیونکہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ میرے کلمات ایسے لامحدود ہیں کہ اگر سمندر سیاہی بن جائیں اور ان کلمات کو لکھنا شروع کیا جائے تو سمندر سوکھ جائیں گے لیکن ان کلمات کا ذکر ختم نہیں ہوگا خواہ اور بھی ویسے سمندر اس کی مدد کے لئے آ جائیں، تب بھی میرے کلمات کا ذکر کبھی ختم نہیں ہوگا۔ پس یہ وہ خدا ہے جس کے احسانات کے تابع ہم ہیں۔ اس کی رحمتوں کی بارشوں نے ایک سو سال تک جماعت احمدیہ پر ہر قسم کے فضل نازل فرمائے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ فرماتے ہیں کہ میں ایک قطرہ تھا اس کے فضل نے دریا بنا دیا اور ایک خاک کا ذرّہ تھا جسے خدا نے ثریا بنا دیا۔ آج ایک کروڑ احمدی اس قطرے کے بنتے ہوئے دیا ہیں

پس اگر آپ خدا تعالیٰ کے احسانات کے ہر قطرے پر شکر ادا کرنے کا سلسلہ سیکھ جائیں گے تو آپ میں سے ہر ایک قطرہ یہ صلاحیت رکھتا ہے کہ اگلی صدی کے آغاز سے پہلے ایک ایک کروڑ بن جائے۔ اور اگر زمین پر آپ کے پھیلنے کی جگہ نہیں ہوگی تو اس صدی تک خدا آسمان میں وسعتیں عطا کرے گا اور آسمان میں آپ کے پھیلنے کے لئے گنجائشیں نکالی جائیں گی۔ لیکن یہ میں آپ کو بتا دیتا ہوں کہ اگر آپ احسان مند رہیں گے تو خدا تعالیٰ کے فضل آپ کا احاطہ کر لیں گے اور آپ میں استعداد نہیں ہوگی کہ ان فضلوں کا احاطہ کر سکیں۔ پس اس اگلی صدی کا پہلا پیغام ساری جماعت احمدیہ کے نام یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے احسانات کا شمار کرنے کی کوشش کریں اور خدا تعالیٰ کے احسانات میں ڈوبنے کی کوشش کریں۔ آپ کے سارے مسائل اور ساری مشکلات جذبۂ احسان مندی کے ساتھ دور ہو سکتی ہیں لیکن احسان مندی حقیقی ہونی چاہیئے۔ اپنی فطرتِ ثانیہ بنالیں کہ خدا تعالیٰ کے پیار اور محبت کا ذکر کر کے سوچوں میں ڈوب جایا کریں۔

پہلی صدی کی بعض پہلی باتیں

حضور نے فرمایا آج کے خطبے میں بعض پہلی باتیں میں آپ کے سامنے بیان کرنا چاہتا ہوں کہ جو قطرہ قطرہ کے طور پر شروع ہوئی ہیں۔ آج اگلی صدی کا میرا یہ پہلا خطبہ ہے جہاں تک خطبہ نکاح کا تعلق ہے اس صدی کا پہلا خطبہ نکاح نبیرہ باہری حمید صاحبہ کا پڑھا گیا۔ باہری حمید ہالینڈ کی ایک مخلص احمدی خاتون ہیں انہوں نے مجھے لکھا کہ میری بیٹی کا نکاح ہونا ہے اور میری دلی خواہش ہے کہ اگلی صدی کا پہلا نکاح یہ ہو۔ اور مجھے ان کی یہ بات بہت پسند آئی کیونکہ واقعی یہ ایک تاریخی سعادت ہے۔ صدی کا پہلا جنازہ مکرم عبدالسلام خان صاحب کا پڑھا گیا۔ ایک معزز پٹھان خاندان کے فرد تھے۔ خان صاحب ہمیشہ ہی بڑے اخلاص اور وفا کے ساتھ جماعت سے وابستہ رہے۔ ان کی یہ خواہش تھی کہ میں اگلی صدی تک پہنچوں۔ اللہ تعالیٰ نے اس خواہش کو اس طرح بھی پورا فرما دیا کہ صدی کی پہلی نماز جنازہ جو امام وقت نے ادا کی وہ خان صاحب کی تھی۔ اس صدی کا پہلا بچہ جو میرے علم میں آیا، جسے میں نے صدی کا پہلا احمدی بچہ قرار دیا وہ آفتاب احمد خان صاحب امیر برطانیہ کا نواسہ ہے۔ خدا تعالیٰ کی رحمتوں کی بارشیں دیکھیں کتنی وسیع ہوتی ہیں۔ بعض دفعہ لاکھوں میل تک پھیلی ہوتی ہیں۔ لیکن اس کے پہلے قطرے کو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان باہر نکل کر پیار اور محبت سے لیا کرتی تھی۔ یہ قطرات ہیں جو بہت برسیں گے اور آج اس کا آغاز ہو رہا ہے۔

حضور نے فرمایا یہ فیصلہ کہ پیدائش خوشی کی بات ہے اور جنازہ غم کی بات ہے، یہ ایسا آسان فیصلہ نہیں ہے نہ پیدائش سلامتی کا موجب ہوتی ہے نہ موت سلامتی کا موجب ہوتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ بعض مومنین اللہ تعالیٰ کے نزدیک سلامتی کا موجب بن جایا کرتی ہیں، پس ہمیں خدا کی رحمت کے ہر نشان کو محفوظ رکھنا چاہیئے۔ بہت سی باتیں ایسی ہیں جن کا علم بعد میں ہوگا لیکن ایک بات میں آپ کو سب سے اہم یہ بتانا چاہتا ہوں کہ۔

"وہ خدا جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اس کو گواہ ٹھہرا کر کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے بڑے پیار اور محبت کے ساتھ واضح اور کھلی کھلی آواز میں اس صدی کا پہلی بات مجھ سے یہ کی کہ اس نے کہا کہ تم پر سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت) تاکہ میں اسے تمام دنیا کی جماعتوں کے سامنے پیش کر سکوں۔ دنیا چاہے ہزار لعنتیں آپ پر ڈالتی پھرے۔ کروڑ کوششیں کرے آپ کو مٹانے کی، مگر اس صدی کے سر پر خدا کی طرف سے نازل ہونے والا سلام ہمیشہ آپ کے سروں پر رحمت کے سائے کئے رکھے گا۔

پس وہ مخلصین جو اس آواز کو سن رہے ہیں اور وہ سب احمدی جو اس آواز کو نہیں سن رہے سب کو (اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلام اور رحمت کا تحفہ) پہنچے۔ مجھے کامل یقین ہے کہ یہ سلام ان احمدیوں کو بھی پہنچے گا۔ جو ابھی پیدا نہیں ہوئے۔ ان احمدیوں کو بھی پہنچے گا جو ابھی احمدی نہیں ہوئے۔ ان قوموں کو بھی پہنچے گا جن تک ابھی احمدیت کا پیغام نہیں پہنچا۔ آئندہ سو سال میں احمدیت نے جو ترقی کرنی ہے ہم ابھی اس کا تصور بھی نہیں باندھ سکتے۔ لیکن یہ میں جانتا ہوں کہ دنیا میں جہاں بھی احمدیت پھیلے گی ان سب کو اس سلام کا تحفہ ہمیشہ ہمیش پہنچتا رہے گا۔ مجھے کامل یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو خدا تعالیٰ تقویٰ کی نئی لہر اس صدی کے لئے بھی جاری کرے گا اور رحمتوں کے نئے پیغام آئندہ صدی کے لئے خود پیش فرمائے گا۔

حضور نے فرمایا آج دنیا کے ہر احمدی کا دل خوش ہے اور زمین کے کناروں تک سے یہ آوازیں آ رہی ہیں کہ ہاں خدا نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ کے پیغام کو زمین کے کناروں تک پہنچا کر چھوڑا ہے۔ لیکن ان کناروں کو ابھی مزید وسعتیں عطا ہونی ہیں۔ آج ہم نے یہ فیصلہ کرنا ہے کہ کس حد تک قربانیوں کے معیار کو بلند کر کے ہم نے آنے والی نسلوں کے لئے رحمت کے سامان مہیا کرنے ہیں۔

حضور نے فرمایا یہ تو وہ جماعت ہے جس میں نئے روحانی وجودوں کے ساتھ نئی صدی میں داخل ہوتے کی وجہ سے لاکھوں کو خدا نے نئی زندگیاں عطا کی ہیں۔ لیکن وہ احمدی جو ابھی تک اپنی بہت سی کمزوریاں کو دور نہیں کر سکے میں اُن کو متوجہ کرتا ہوں کہ اس صدی کی نئی فضا میں نیکی کے ذکر کے ساتھ اللہ تعالیٰ دلوں میں جو نئے ولولے پیدا کر رہا ہے۔ ان سے استفادہ کرتے ہوئے آج بھی کوشش کریں کہ اپنی کمزوریاں دور کریں اور پاک اور صاف ہو کر نئے وجود خدا تعالیٰ سے حاصل کریں کیونکہ آپ پر اگلی صدی کی آنے والی نسلوں کی بہت سی ذمہ داریاں ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو خدا تعالیٰ نے ایک قسم کے تجدید کے مقام پر کھڑا کیا ہے۔ آپ کے تقویٰ کا معیار بڑھنے سے آئندہ آنے والے خطرات کا مقابلہ ہوگا آپ کا ہتھیار تقویٰ کا ہتھیار ہے۔ اس کے سوا کوئی اور ہتھیار نہیں جو آپ کے ہاتھوں میں تھمایا گیا۔ آسمان سے جو اعجاز نازل ہوا کرتے ہیں، ان کا براہِ راست تقویٰ کے معیار سے تعلق ہوا کرتا ہے۔ پس وہ زادِ راہ لیں جو ایک سو سال تک آئندہ نسلیں کھاتی رہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت تقویٰ کے نئے معیار پر نئی صورت اور نئی شان کے ساتھ دنیا کے سامنے ظاہر ہو گی آج آپ نے دین حق کی ترقی کے لئے جو نئے عزائم باندھے ہیں۔ ان کی عظیم الشان تعبیریں دنیا میں ظاہر ہوں اور دیکھتے دیکھتے تمام دنیا میں دینِ حق کا بول بالا ہو۔ یہ ہے ایک احمدی کا تصور جسے ہم نے اس صدی میں پورا کرنے کی ہر ممکن کوشش کرنی ہے۔

حضور نے فرمایا گو آج کا ذکر ایسا نہیں کہ جس میں غم کی بات کی جائے لیکن آپ نے پنجاب حکومت کے ایک حکم نامے کا ذکر سنا ہے۔ جس کے مطابق پنجاب میں جماعت کو اس صدی کے اختتام پر اور نئی صدی کے آغاز پر کسی قسم کی کوئی جشن منانے کی اجازت نہیں دی گئی۔

حضور نے فرمایا ناظر صاحب امور عامہ نے جب یہ اطلاع دی تو اُن کی آواز لرز رہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھی۔ میں نے اُن سے کہا جو کچھ بھی ہوا آپ نے اپنے حوصلے کا سر بلند رکھنا ہے۔ خدا تعالیٰ کے ایک سو سال کے بے انتہا احسانات کے نتیجے میں جو خوشیاں دلوں سے پھوٹ رہی ہیں اُن کو دنیا کی کوئی طاقت دبا نہیں سکتی۔ اس لئے آج میرا آپکو یہ پیغام ہے کہ آپ نے لازماً خوش رہنا ہے جو کچھ سر پہ گزرے آپ نے اپنی خوشی کو مغلوب نہیں ہونے دینا۔

جماعت ایک نیا وعدہ کرے

حضور نے فرمایا میں نے ربوہ سے روانہ ہوتے وقت یہ وعدہ لیا تھا کہ آپ اس غم کو مرنے نہیں دیں گے۔ اس وعدے کو آج آپ بھول جائیں۔ آج میں آپ سے ایک نیا وعدہ لینا چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں سے جماعت کو جو خوشیاں دی ہیں آپ اُن خوشیوں کو زندہ رکھیں گے۔ آپ کے وجود کا ذرہ ذرہ ان دشمنوں کو ناکام اور نامراد کر رہا ہو اور اُن کو کہہ رہا ہو کہ ہماری مقدس خوشی پہ کسی چیز کو مداخلت کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ کوئی دنیا کی طاقت آپ کو ناکام و نامراد نہیں کر سکتی چنانچہ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں ایک بالکل نئی فضا پیدا ہو گئی اور پنجاب میں جہاں جہاں یہ پیغام پہنچا وہاں انہوں نے اس بات کی بھی پرواہ نہیں کی کہ کوئی ہمیں قید کرتا ہے یا مارتا ہے انہوں نے خوب جشن منایا۔ ربوہ کی خصوصی حیثیت کے پیش نظر اگرچہ وہاں بتیاں تو نہیں جل سکیں میں نے ان سے کہا تھا کہ اب اتاری آپ نے نہیں ہیں۔ وہ بتیاں جو ان کو آپ کے گھروں پر جلتی ہوئی نظر نہیں آئیں وہ خدا کے نزدیک سب سے زیادہ روشن قرار دی جائیں گی۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ نئی صدی احمدیت کے لئے نئی نئی خوشیاں لے کر آنے والی ہے۔ پس خوشی سے اُچھلو اور کودو اور خدا کی رحمتوں پر شکر کے لئے اور تیاری کرو۔ میں دوبارہ یقین دلاتا ہوں کہ آپ کی خوشیاں ان کی پہنچ سے بالا ہیں۔ آپ یہ کیوں نہیں سوچتے کہ کس قدر ان کے دل مغلوب ہو چکے ہیں ان کا حکم دینا بتاتا ہے کہ ان کے دلوں میں آگ لگی ہوئی ہے کہ احمدیوں کو کیوں خدا تعالیٰ نئی نئی رحمتیں اور نئی نئی برکتیں عطا کرتا چلا جا رہا ہے۔

حضور انور نے اس حکم نامے کے الفاظ سناتے ہوئے فرمایا کہ وہ آج سو سال کے بعد اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہے ہیں کہ کوئی پیش نہیں گئی اور احمدیت کے پاؤں کی خاک کو بھی وہ ناکام و نامراد نہیں کر سکے اس لئے چاہتے ہیں کہ اب خدا کے لئے کچھ نہ ہو۔ یہ حکم نامہ اُن کی طرف سے شکست کا ایک اعتراف ہے آپ کی خوشیاں بعض سینوں میں جہنم کے سامان پیدا کر رہی ہیں۔ قرآن کریم فرماتا ہے کہ یہ سرسبز و شاداب کھیتیاں جو خدا کی راہ میں اُگائی جا رہی ہیں، انہوں نے ضرور نشو و نما پانی ہے۔ جتنی یہ کھیتی چراغ ہوتی چلی جائے گی۔ اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ۔ انکار کرنے والے اور زیادہ غیظ و غضب کی آگ میں جلتے چلے جائیں گے۔ یہ حکم نامہ ہمیں مغموم کرنے کے لئے نہیں بلکہ ہماری خوشیوں میں اضافہ کرنے کے لئے ایک دستاویزی ثبوت کے طور پہ ہمارے ہاتھ میں آیا۔

حضور نے فرمایا بڑی بڑی حکومتیں ہم نے سنی ہیں مگر ایسا حکم نامہ آج تک میرا خیال ہے دنیا کی کبھی کسی حکومت کو جاری کرنے کی توفیق نہیں ہوئی ہو گی۔

حضور انور نے حکم نامہ جاری کرنے والوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ ہم تو سانس لیتے ہیں تب بھی آپ کے جذبات مجروح ہوتے ہیں۔ سانس لینا تو نہیں چھوڑ سکتے۔ تم میں طاقت نہیں ہے کہ احمدیت کے سانس بند کر سکو۔ تمہاری مجال نہیں ہے کہ احمدیت کی خوشیاں چھین سکو۔ خدا کی قسم تمام دنیا کی حکومتیں بھی مل کر اگر ایسے فیصلے کریں گی تب بھی احمدیوں کے دلوں سے ان کی خوشیاں نہیں چھین سکیں گی۔ ایک سو سال کی خوشیوں پر اس قدر نامرادی کا اظہار کر رہے ہو تمہیں کیا پتہ کہ اگلے سو سال تمہیں کیا دکھانے کے لئے آ رہے ہیں۔ خدا کی قسم احمدیت کی آنے والی صدی بے شمار اور بے انتہا خوشیاں لے کر آئے گی اور کوئی دنیا کی طاقت نہیں جو ان خوشیوں کے دلوں پر اپنے پنجے گاڑ سکے۔ تم خدا کی بارش کی طرح برستی رحمتوں کو نہیں روک سکتے۔

حضور نے فرمایا تم سمجھتے ہو تم حکومت کے کارندہ ہو۔ تمہارا دل اس سازش میں نہیں۔ صرف پھر تمہارے ہاتھ مجبور ہیں اس لئے تم سزا نہیں پاؤ گے۔ مگر میں اب تمہاری یہ غلط فہمی بھی دور کرنی چاہتا ہوں ۱۹۵۳ء میں حضرت فضل عمر کے گھر کی تلاشی کا جب حکم دیا گیا تو جو پولیس آفیسر اس کام کے لئے آیا اس نے بار بار حضرت فضل عمر کے سامنے اس امر کا اظہار کیا کہ میں بالکل مجبور اور بے اختیار ہوں۔ مجھے معاف کر دیں۔ آخر حضرت صاحب نے فرمایا میں یہ جانتا ہوں لیکن بعض دفعہ مجبوریوں سے بھی بد بختیاں یا سعادتیں مل جایا کرتی ہیں۔ آپ سے زیادہ وہ جوتی مجبور تھی جو ابو جہل کے قدموں میں تھی اور وہ جوتی مجبور تھی جو حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں تھی لیکن کیا دونوں کا ایک ہی نصیب تھا۔ ابو جہل کے قدموں والی جوتی منحوس اور بد نصیب لیکن بے اختیار تھی۔ جبکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں سے لپٹی ساتھ ساتھ پھرنے والی جوتی کتنی معزز اور کس شان کی تھی۔ اس لئے یہ نحوست تو ایسی ہے جس میں میں بے اختیار ہوں اور کچھ کرنا چاہوں بھی تو آپ کو اس نحوست سے الگ نہیں کر سکتا۔

حضور نے فرمایا اس موقع پر دنیا کی اکثریت گو پاکستانی نہیں لیکن میں پاکستانی ہوں اور مجھے اپنے وطن سے محبت ہے۔ اس لئے میری خاطر اس بد نصیب ملک کے لئے دعا کریں کہ اللہ اس کی بد نصیبی کے بقیہ دن دور فرما دے۔

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور انور نے فرمایا اسیرانِ راہ مولیٰ کا ذکر جو مجھے بہت عزیز ہیں۔ میں بھول گیا تھا۔ ہم نے ان کے لئے دعائیں کیں کہ اے خدا اگلی صدی سے پہلے ان کے بندھن ٹوٹ جائیں اور وہ آزادی کا سانس لیتے ہوئے خوشیوں میں شریک ہوں۔ لیکن ابھی خدا کی تقدیر کو شاید یہ منظور نہیں۔ لیکن آپ دعائیں جاری رکھیں۔ خدا کی تقدیر دنیاوی احکام پر ضرور غالب آئے گی اور مجھے ہرگز مایوسی نہیں۔ حضور نے فرمایا زنجیریں تو بظاہر انہوں نے پہن رکھی ہیں۔ لیکن ان زنجیروں کی بندش ہمارے دلوں کو محسوس ہو رہی ہے۔ اس لئے جب تک وہ زنجیریں نہیں ٹوٹیں گی ہمارے دلوں کی تنگی کا یہ احساس مٹ نہیں سکتا۔ اس لئے آپ خالصتاً للہ اپنے ان عزیز اور مظلوم بھائیوں کو جس طرح پہلے دعاؤں میں یاد رکھتے آئے ہیں۔ اب بھی دعاؤں میں یاد رکھیں اور یقین رکھیں کہ اللہ ضرور مناسب وقت پر ان دعاؤں کو سنے گا۔ اور اللہ نے چاہا تو ان بھائیوں کی قید کی زنجیریں لازماً توڑی جائیں گی۔ اللہ وہ دن جلد ہمیں دکھائے۔

نماز جمعہ اور عصر کے بعد خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایک نوجوان کو حضور انور کے دستِ مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے اور اس صدی کا پہلا احمدی ہونے کی سعادت عطا فرمائی۔ یہ نوجوان مکرم محمد حمید نون صاحب ہیں جو کہ گزشتہ ڈیڑھ دو سال سے مکرم مولوی عبد الکریم صاحب ہریارپوری کے زیر تربیت تھے انہی کے ساتھ جمعہ ادا کرنے اور صد سالہ جشن تشکر کی دوسری تقاریب میں شرکت کے لئے اسلام آباد آئے تھے اور حضور انور کا خطبہ سن کر اس قدر متاثر ہوئے کہ اُسی وقت احمدی ہونے کی نیت کر لی۔ چنانچہ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے ہزاروں افراد کے مجمع میں ان کی دستی بیعت لی اور یوں کثیر تعداد میں احباب کو بھی امام جماعت کے ہاتھ پر اس صدی کی پہلی دستی بیعت میں شرکت کی توفیق ملی آخر پر حضور انور نے لمبی پُر سوز دعا کروائی۔

جماعت احمدیہ راولپنڈی کی طرف سے

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جھنگ کے احکامات کی مذمت

راولپنڈی (پ ر) جماعت ہائے احمدیہ ضلع راولپنڈی نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جھنگ کے اس اقدام پر شدید احتجاج کیا ہے اور اس کی پرزور مذمت کی ہے جس کے تحت جماعت کے عالمی مرکز "ربوہ" میں قانونی حدود کے اندر رہتے ہوئے بھی جذباتِ تشکر کے اظہار پر پابندی لگا دی گئی ہے اور ربوہ کے مکینوں کو اپنے ہی شہر میں اپنی ذاتی ملکیتی جائیدادوں پر اپنے ہی ماحول کے اندر کسی قسم کی خوشی کا اظہار کرنے حتیٰ کہ اچھے کھانے کھانے اور مٹھائی تقسیم کرنے کی بھی ممانعت کی گئی ہے۔

جماعت ہائے احمدیہ ضلع راولپنڈی نے آج یہاں ایک غیر معمولی اجلاس میں جس میں ہزاروں مرد و خواتین نے شرکت کی۔ ایک قرارداد منظور کی جس میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جھنگ کے اس حکم کو انتہائی شرمناک، غیر انسانی، بنیادی انسانی حقوق کے سراسر منافی قرار دیا گیا۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ یہ ظالمانہ حکم آئین پاکستان کی بھی خلاف ورزی ہے جس میں ملک کے تمام باشندوں کو مذہبی آزادی کی ضمانت دی گئی ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جھنگ کا یہ حکم پاکستان، شرافت اور انسانیت کے نام پر بدنما دھبہ ہے جس سے مہذب دنیا اور بین الاقوامی اداروں میں وطنِ عزیز کی بدنامی ہوتی ہے۔ قرارداد میں اس حکم کی شدید مذمت کرتے ہوئے یہ مطالبہ کیا گیا کہ آئندہ ایسے احکامات کے اجراء سے اجتناب کیا جائے۔

(روزنامہ حیدر ۲۶ مارچ ۱۹۸۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

بلوچستان

جہاں بیٹھے ہم یہ سطور لکھ رہے ہیں وہ جگہ بظاہر تو بلوچستان سے کافی دور لگتی ہے لیکن درحقیقت ایسا ہے نہیں اور وہ اس لئے کہ تمام پاکستانیوں کے دل ایک ساتھ دھڑکتے ہیں بلوچستان ہمارے دل سے اتنا ہی قریب ہے جتنا صوبہ سرحد صوبہ سندھ بلکہ اس سے بھی ایک قدم آگے بڑھ کر ہم کہہ سکتے ہیں کہ صوبہ پنجاب ہم سب پاکستانی ہیں۔ اور پاکستان کے ہر خطے کو اپنا گھر سمجھتے ہیں اور اسے اپنے دل میں بساتے ہیں۔ لیکن ایسا بھی تو اکثر ہوتا ہے کہ آپ جہاں کھڑے ہوں یا بیٹھے ہوں۔ اس کے اردگرد یعنی ماحول میں بہت سی ایسی چیزیں ہوں جو آپ کی نظر سے اوجھل ہوں یا ماحولیات کے متعلق بہت سی ایسی باتیں ہوں جو آپ کو معلوم نہ ہوں۔ بلوچستان کے متعلق بھی ہو سکتا ہے کئی قارئین کو بہت زیادہ معلومات نہ ہوں ہم اپنے اس مختصر سے تعارف میں چند ایک باتیں پیش کریں گے پہلی بات تو یہ کہ کہا جاتا ہے کہ بلوچستان کے بعض حصول کا آدستہ جوزر نسننت کی کتاب ہے۔ میں ذکر ملتا ہے۔ بہت پرانی بات ہوئی۔

اسی طرح بعض آثار ایسے بھی ملتے ہیں جو ان دنوں کی یاد دلاتے ہیں جب بلوچستان فارس کی شہنشاہیت کا ایک حصہ تھا۔ پھر ۱۸۷۹ء میں انگریزوں نے آکر قبضہ کر لیا۔ یہ یاد رہے کہ بلوچستان کا علاقہ برطانوی جزائر سے بھی رقبے میں بڑا ہے ہندو پاک کے متعلق اکثر یہ کہا جاتا ہے کہ باہر سے جو لوگ یہاں آئے اور انہوں نے اس برصغیر کے کسی حصے کو فتح کیا وہاں ان کے نشانات ملتے رہیں۔ لیکن بلوچستان ایک ایسی سرزمین ہے کہ جہاں اس علاقے سے گزرنے والوں یعنی عربوں۔ غزنویوں، منگول، مغل اور درانیوں کے کوئی آثار باقی نہیں ہیں اگرچہ یہ سب کے سب لوگ اس راستے سے گزرے۔ اور کچھ لوگ یہاں ٹھہرے بھی ہوں گے۔

ہم جانتے ہیں کہ بلوچستان کو ترقی یافتہ علاقوں کے شانہ بہ شانہ چلنے کے لئے بہت کچھ کرنے کی ضرورت ہے اور بہت کچھ ہو بھی رہا ہے۔ دراصل اس کی ترقی کی پہلی لہر ۱۸۸۰ء میں اٹھی کچھ مواصلاتی تاریں بچھائی گئیں اور اس کام کو برطانوی لوگوں نے ترجیحی طور پر کیا۔ بولان پاس سے ریل کا گزارنا اور اس علاقے میں سفر کی سہولت کو آسان کرنا اسی وقت سے شروع ہو گیا تھا۔ ٹیلیفون کی تاریں بھی بچھائی گئیں۔ آہستہ آہستہ ریل گاڑی چمن تک پہنچی۔ کہتے ہیں کہ یہ سارے کام رائل ملٹری انجینئرز کے سپرد کئے گئے تھے لیکن اخراجات کے اس وقت کے ریکارڈ میسر نہیں ہیں اس لئے نہیں کہا جا سکتا کہ کتنی لاگت سے کیا کچھ بنا البتہ یہ بات یقینی ہے کہ لاگت کی رقم کا پتہ بھی چل جائے تو وہ آج کل کی ایسی رقوم کی نسبت اتنی کم ہوگی کہ بعض لوگ اس سے حیران ہو جائیں گے۔ بات دراصل یہ ہے کہ ان دنوں روپے کی قیمت بہت زیادہ تھی تھوڑی رقم بہت کچھ کر سکتی تھی۔

۱۸۸۳ء میں کوئٹے کو جو کہ بلوچستان کا دارالخلافہ تھا چھاؤنی قرار دے دیا گیا۔ اور اگرچہ سارے انتظامات ملٹری کے ہاتھ میں تھے۔ عمارتوں کی تعمیر ان کے ہاتھ میں نہیں تھی۔ وہ مقامی انتظامیہ کے ہاتھ میں تھی جس کے افسر اعلیٰ گورنر جنرل کے ایجنٹ کہلاتے تھے۔ ان دنوں میں تعلیمی ادارے صرف کوئٹے ہی میں موجود تھے یا اس کے علاوہ بعض بڑے بڑے ضلعی ہیڈ کوارٹرز میں۔ ۱۹۰۳ء میں ۱۲ سکول تھے اور ۱۳۸۱ طالب علم۔ ۱۹۴۷ء میں ۳ ہزار ۸ سو طالب علم تھے اور یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ۱۹۰۳ء میں جو رقم تعلیم پر خرچ کی گئی وہ صرف ۳۲ ہزار روپے تھی۔ جبکہ ۱۹۴۳ء میں تعلیم پر خرچ کی جانے والی رقم پچاس ساٹھ لاکھ روپے تھی۔ جہاں تک طبی سہولیات کا تعلق ہے۔ اس سلسلے میں بھی سب سے پہلے کوئٹے اور قلات کو یہ سہولت حاصل ہوئی اور سب سے پہلا طبی مرکز ۱۸۷۷ء میں کھولا گیا۔ ۱۹۰۳ء میں ۱۷ ہسپتال تھے جبکہ ۱۹۴۷ء میں ان کی تعداد بڑھ کر ۶۰ ہو گئی تھی۔ ۱۹۴۷ء جو کہ ہماری آزادی کا سال ہے کے ۸ سال بعد تک بلوچستان وفاقی حکومت کی ایک ایجنسی تھا۔ ۱۹۵۵ء میں بلوچستان کے علاقے کو باقی حصوں کے ساتھ ضم کر کے مغربی پاکستان کا حصہ بنا دیا گیا۔ ۱۹۷۰ء میں ون یونٹ کو توڑا گیا اور پاکستان کے چار صوبے بنائے گئے۔ ان میں سے ایک صوبہ بلوچستان کا صوبہ کہلایا۔

تھوڑی ہی دیر پہلے ایک کمیٹی مقرر کی گئی تھی جس کا کام مالی معاملات کی رپورٹ پیش کرنا بھی تھا۔ اس کمیٹی کے ذریعے پتہ چلا کہ ۱۹۴۷ء اور ۱۹۵۵ء کے دوران صرف ۲۶۰ لاکھ کی اوسط کے مطابق سے اس صوبہ پر رقم خرچ ہوتی تھی۔ ۱۹۵۵ء سے ۱۹۷۰ء تک اوسط ۳۴۰ لاکھ سالانہ تھی۔ اس رقم سے جو صوبے کے لئے مختص کی جاتی تھی ۳۰ فی صد واپس کر دی جاتی تھی۔ یعنی امن و امان کی صورت حال پر خرچ کرنی پڑتی تھی۔ اور جس کمیٹی کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ جب اس نے ترقیاتی کاموں پر غور کیا تو پتہ چلا کہ بلوچستان کو ملنے والی رقم کا ۴۰ بز کوئٹے پر خرچ ہوتا تھا اور ۶۰ بز باقی سارے بلوچستان پر۔ اور اسی ۶۰ بز میں تمام ترقیاتی کاموں کو آگے بڑھانے کی کوشش کی جاتی تھی۔

جو کچھ ہم نے کہا ہے اس سے بلوچستان کے ماضی اور حال کی ایک جھلک سامنے آتی ہے۔ باتیں تو اس سلسلے میں کہنے والی بہت سی ہیں لیکن شائد ایک نشست میں اتنی ہی باتیں کافی سمجھی جائیں دوسری نشست خدا نے چاہا تو پھر کبھی ہو گی۔ لیکن الفضل اپنے قارئین سے گزارش کرتا ہے کہ وہ بھی ایسے مضامین کے سلسلے میں ہماری مدد فرمائیں آخر جو دوست بلوچستان میں رہتے ہیں وہ تو وہاں کی چھوٹی چھوٹی باتوں کو بھی اس رنگ میں پیش کر سکتے ہیں کہ ان میں ہر شخص کو دلچسپی نظر آئے اور ہر شخص زیادہ سے زیادہ جاننے کی کوشش کرے۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ
آفتاب کی طرح چمک رہا ہے۔
حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ

تبصرہ

کتاب : بچوں کی پرورش
مصنفہ : ڈاکٹر امۃ الرقیب۔ ایم بی بی ایس
ملنے کا پتہ : دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ
قیمت : درج نہیں

انسانی زندگی کی بنیاد بچپن ہے۔ بچپن میں جو اسکی دیکھ بھال ہوتی ہے اس کے اثرات ساری زندگی اس کے ساتھ رہتے ہیں۔ جسمانی بھی اور اخلاقی اور روحانی بھی۔ اور کتنی عجیب بات ہے کہ بچپن ہی ایک ایسا زمانہ ہے جس کے متعلق لاپرواہی برتی جاتی ہے۔ لاڈ پیار تو بے شک کیا جاتا ہے۔ لیکن صرف لاڈ پیار تو نہ اس کی صحت کو بہتر بناتا ہے نہ اسکی اخلاقی اور روحانی حالت کو۔

ہو سکتا ہے اس غفلت کی کئی وجوہ ہوں لیکن لاعلمی تو یقیناً ان وجوہ میں سے ایک وجہ ہے۔ بچے کو کس وقت کس چیز کی ضرورت ہے اور وہ کس طرح پوری کرنی ہے۔ بچے سے کس وقت کیا کہنا ہے اور کس طرح کہنا ہے یہ بات خاص اہمیت کی حامل ہے اور سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی ماں کو یہ ملکہ خصوصی طور پر عطا کیا ہو یہ بات ایسی ہے کہ اس کا علم حاصل کئے بغیر پتہ ہی نہیں چل سکتا۔ شائد اسی لئے کہتے ہیں کہ کسی بڑی بوڑھی کا پاس ہونا بہت ضروری ہوتا ہے۔ لیکن حقیقت ہے کہ یہ بھی کافی نہیں۔ ہم سب کو بچوں کی پرورش کے متعلق علم حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ اور اسی ضرورت کو محترمہ ڈاکٹر امۃ الرقیب صاحبہ نے پورا کیا ہے۔ ڈاکٹر صاحبہ موصوفہ محترم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری کی بیٹی ہیں۔ ہم دونوں کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں، اور چاہتے ہیں کہ اس مفید کتاب سے بھرپور فائدہ اٹھایا جائے۔ یہ بھی بتا دیں کہ ہم اس کتاب کو قسطوار الفضل میں شائع بھی کر رہے ہیں۔ جسمانی اور روحانی صحت کے رازوں کو جتنا بھی عام کیا جائے کم ہے (ا۔ س)

ہر ماہ ساتھ کے ساتھ چندہ
عام حصہ آمد چندہ جلسہ سالانہ
اور تزکیہ اموال ادا فرما کر
عنداللہ ماجور ہوں۔
ناظر مال

تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ادب کی دنیا

ایک مصری جرنلسٹ

سکینہ فواد ایک مصری جرنلسٹ ہیں وہ ناول نگار بھی ہیں ریڈیو اور ٹیلی وژن کے لئے ہفتہ وار کالم بھی لکھتی ہیں اور ایک میگزین کی ادارت کی ذمہ داری بھی ان کے سپرد ہے۔ وقت زیادہ تر انہی باتوں میں صرف ہوتا ہے یہ ادبی مصروفیات ہیں لیکن اس کے باوجود وہ عوام الناس کے جذبات کو خود سمجھنے کی کوشش کرتی ہیں۔ اور اپنے ناولوں میں ان کا اظہار کرتی ہیں بلکہ یوں کہا جا سکتا ہے کہ ان کے ناولوں میں عام طور پر عورت وہی روپ دھارتی ہے جو ان کا اپنا روپ ہے یا جس طرح انہوں نے مطالعہ کر کے عورتوں کو سمجھا ہے انہوں نے بتایا " میں پورٹ سعید میں جو کہ سمندر کے قریب ہے۔ پیدا ہوئی تھی اور غالباً یہی وجہ ہے کہ میرے ناولوں میں جتنے کردار ہیں وہ سب ایسے لوگوں سے مماثلت رکھتے ہیں جو اکثر سمندری سفر کرتے ہیں اور بہت مضبوط ارادوں کے مالک ہیں۔ جو چاہتے ہیں کہ انہیں چیلنج ملے اور وہ اس کا مقابلہ کریں۔ جو استقلال کے ساتھ کام کرنا جانتے ہیں۔ اور جن کی آنکھیں ایک بہتر مستقبل پر لگی ہوتی ہیں جب میں پڑھ رہی تھی سویز کینال کے قریب ہے تو وہاں پر ہر وقت جنگ کا خطرہ طاری رہتا تھا انہی دنوں ماؤنٹ سینائے پر اسرائیل نے قبضہ کیا تھا۔ اور لوگ وہاں سے دوسری جگہ لے جائے گئے تھے۔ اور ان لوگوں نے اپنا سب کچھ قربان کر دیا تھا۔ یہی وہ موقع ہے جس نے مجھے حوصلہ عطا کیا۔

پھر میں قاہرہ آ گئی۔ یونیورسٹی میں داخل ہوئی۔ لیکن گریجوایشن سے پہلے ہی میری شادی ہو گئی۔ اس کے بعد میں نے ملازمت کر لی میں خوش قسمت ہوں کہ مجھے ملازمت ایسی ملی جسے میں پسند کرتی تھی اور جو کام کر کے مجھے دلی راحت ملتی تھی۔ مجھے یقین ہے کہ تعلیم اور ملازمت نے میری شخصیت کی تشکیل میں کوئی اہم کردار ادا نہیں کیا۔ ہم تو اپنے ماحول کی پیداوار ہیں اور میں سمجھتی ہوں کہ سمندر نے میری زندگی میں سب سے زیادہ اہم کردار ادا کیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ عورتوں کے لئے میرے پاس کوئی پیغام نہیں ہے۔ لیکن میں ان تک پہنچنا چاہتی ہوں یعنی جیسی وہ ہیں ویسی ہی ان کو اپنے ناولوں میں پیش کرنا چاہتی ہوں۔ اور میں ان خواتین تک پہنچنے کی کوشش کر رہی ہوں جن کی باتیں سنی جاتی ہیں اور جن کی باتوں سے کردار متاثر کیا جا سکتا ہے۔ اپنے ناولوں میں میری کوشش یہ ہوتی ہے کہ میں ان خواتین کے متعلق اپنے تجربات کا اظہار کروں جن سے میں ملتی ہوں تاکہ ساری مصری عورتوں کی زندگی کا نقشہ پیش کر سکوں۔ جہاں تک مردوں سے ملنے کا تعلق ہے۔ انہوں نے کہا کہ عورتوں اور مردوں کا ملنا ہے تو ایک مثالی بات لیکن اب ہم دیکھ رہے ہیں کہ ہمارا معاشرہ منفی اقدار کی طرف جا رہا ہے۔ عورتوں کی ملازمتوں پر اور عورتوں کی تعلیم پر قدغن لگانے کی سوچ رہا ہے۔ لوگ یہ نہیں سمجھتے کہ مرد کو بھی تو ایک عورت ہی جنم دیتی ہے۔ اور اس لئے ضروری ہے کہ مرد اور عورت کا کسی نہ کسی رنگ میں آپس میں ملاپ رہے۔

دونوں کے درمیان جو بہت زیادہ فاصلے کھڑے کر دیئے گئے ہیں۔ ان کا توڑنا ہمارا فرض ہے۔ (انہی فاصلوں کی وجہ سے مرد عورت پر ظلم بھی کرتا ہے) میں سمجھتی ہوں کہ یہ فاصلے غیر ضروری ہیں۔ دوستی اور افہام و تفہیم کے لئے مرد اور عورت کا آپس میں ملنا ضروری ہے۔ اپنی ایک کتاب میں میں نے یہ بات پیش کرنے کی کوشش کی ہے کہ کس طرح عورت کو مرد اور مرد کو عورت کی ضرورت ہے۔ اور دانشوروں کو چاہیئے کہ ان دونوں کو قریب لانے کی کوشش کریں۔ میں یہ نہیں کہتی کہ صرف مرد اس معاملے میں مجرم ہیں۔ اگرچہ بعض عورتیں جو ملازم پیشہ ہیں یہ سمجھتی ہیں کہ مرد ان کے مدمقابل یا دشمن ہیں بعض اوقات ایسے جذبات خوف کا نتیجہ بھی ہو سکتے ہیں۔ اور مایوسی بھی ایسے جذبات پیدا کر دیتی ہے۔ جہاں تک منفی اقدار کو آگے لانے کا سوال ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس کی وضاحت بہت زیادہ مطالعہ چاہتی ہے۔ تاریخی بھی اور معاشرتی بھی۔ یہ دو چیزیں ایسی ہیں جو ہمیں اس جگہ لے آئی ہیں۔ جہاں اب ہم کھڑے ہیں یعنی ماضی جہاں بعض لوگ اپنا سر چھپاتے ہیں۔ اور حال جسے بہت غلط سمجھا جاتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ ہم عام طور پر مغرب کے رسم و رواج کے پیچھے چل پڑتے ہیں۔

اگر ہم ان دونوں چیزوں کو دیکھیں اور پوری طرح ان کا تجزیہ کریں تو ہم اپنی روایات میں سے جو چیزیں ہمارے لئے مفید ہوں وہ لے سکتے ہیں اور نئی باتوں میں سے بھی جن میں کوئی ضرر نہیں ہے ان کو اپنایا جا سکتا ہے۔ مغرب سے ہمیں صرف وہ چیزیں لینی چاہئیں جو ہمارے لئے مفید ہوں اور جو ہماری ثقافت کو اور بھی زیادہ بہتر بنا سکتی ہوں۔ یہ تو سب جانتے ہیں کہ ہم دنیا میں بالکل اکیلے ہو کر تو نہیں رہ سکتے یہ دنیا ہے۔ اور دنیا کے سب لوگ ایک دوسرے سے سیکھتے ہیں۔

ایسے ہی ایک دو اور سوال بھی تھے لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے قارئین کی دلچسپی کے جو موضوعات تھے وہ ہم نے لے لئے ہیں اور ان کی خدمت میں پیش کر دیئے ہیں۔ یہ دراصل ایک انٹرویو کی صورت میں سوال جواب ہوئے تھے انٹرویو کرنے والے کا نام ہے کانیہ ثابت۔

اصلاح معاشرہ

اپنی بہنوں کیلئے

تورات اور انجیل کے مطالعہ سے یہ بات علم میں آئی کہ حضرت نوحؑ کے زمانہ میں لوگ گروہ در گروہ بن کر پھیلے اور پھر ضروریاتِ زندگی محسوس کرتے ہوئے ایک دوسرے سے ملنا جلنا شروع کیا اس کے ساتھ ساتھ آپس میں چہ مگوئیاں بھی ہونی شروع ہوئیں۔ آہستہ آہستہ ان چہ مگوئیوں نے اعتراضات کی جگہ لے لی۔ اس جگہ یہ کہنا بجا ہو گا کہ عین انسانی فطرت کیمطابق ایک دوسرے پر نکتہ چینیاں شروع کی گئیں۔ کسی کو دینی انتظامیہ میں جوش و خروش سے حصہ لیتا دیکھا تو کہہ دیا کہ یہ تو دکھاوا کرتا ہے۔ دو دوستوں کو ملتے دیکھا تو شک کی نگاہ سے دیکھا کہ یہ کسی غرض کے لئے ملتے ہیں۔ کوئی بات ہے ضرور۔ کوئی سادہ لوح آدمی کسی پوزیشن والے سے ملے تو اس پر یہ کومنٹ پاس کر دیا کہ یہ اسلئے ملتا ہے کہ آدمی اس کے کسی وقت کام آئے گا۔ اور بعض لوگوں پر یہ ریمارکس پاس کر دیا کہ یہ تو لوگوں کی دیکھا دیکھی نماز پڑھتا ہے۔

ہمیں کوئی سروکار نہیں کوئی کیا کہتا ہے اور کوئی کیا نہیں کہتا ہمیں صرف ایک بات مدنظر رکھنی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ ہر کام میں یہ نیت ہونی چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی خاطر کام کر رہا ہے۔ دل میں نیت بھی ہے اور زبان سے بھی اقرار کر لے کہ اے میرے ربّ میں ہر کام تیری خوشنودی کے لئے کر رہا ہوں اور ہر وقت تیری ہی خوشنودی چاہتا ہوں۔ اے میرے ربّ میری نماز۔ میری قربانی اور میری زندگی اور موت تیرے لئے ہے۔ ہمارے علماء نے اپنے وسیع دینی مطالعہ سے اس بات سے بھی آگاہ کیا کہ ناراضگی بھی خدا کی خاطر لینی چاہیئے۔ حضرت علیؓ کی حدیث میں اس طرح مثال ملتی ہے کہ ایک موقع پر آپ نے ایک کافر کو پچھاڑ لیا۔ اس نے آپ پر تھوکا آپ فوراً اٹھ کھڑے ہوئے۔ اس پر اس کافر نے تعجب کا اظہار کرتے ہوئے پوچھا اے علی ابھی تو آپ گلا کاٹنے کو پھرتے تھے اور اب معافی کا یہ حال۔ اس پر حضرت علیؓ نے کہا کہ تمہارے تھوکنے سے میرا ذاتی معاملہ بن گیا۔ میں تو اللہ تعالیٰ کی خاطر لڑ رہا تھا۔ وہ کافر بہت متاثر ہوا اور مسلمان ہو گیا حضرت علیؓ کو آپ کی نیت کا اسی وقت اجر مل گیا جس کی خاطر وہ لڑ رہے تھے۔

اگر ایک دفعہ ذاتی رنجشوں میں انسان گھر جائے پھر اس میں سے نکلنا بڑا مشکل ہوتا ہے۔ پھر یہ گتھی سلجھائے سلجھا نہیں کرتی۔ آناً فاناً بدظنیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ دلوں کے فاصلے بڑھ جاتے ہیں۔ جو قطع تعلقیوں کا پیش خیمہ ہوتی ہیں۔ اور قطع تعلقی کے بارے میں ایک حدیث ہے۔ رحمی رشتوں سے قطع تعلقی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بلا سے محفوظ رکھے۔

(آنسہ شوکت۔ نیویارک)

درخواست دعا

- مکرم سیّد محمد سلیم شاہجہانپوری صاحب بوجہ عرق النساء بیمار ہیں۔
- مکرم عبدالرزاق بھٹی صاحب آف چھنیاں اپنے بچوں کی تعلیمی ترقی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔
- مکرم حفیظ احمد خالد صاحب کی خوشدامن صاحبہ (بیوہ مکرم بابو برکت اللہ صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر) کے گردے کا اپریشن فیصل آباد میں ہوا ہے۔ کمزوری بہت ہے۔
- مکرم میاں مشہود احمد صاحب عارف کا دکٹوریہ ہسپتال بہاولپور میں ناک کا اپریشن ہوا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان میں صدسالہ جشن تشکر انتہائی دھوم دھام سے منایا گیا

ایسا زبردست جلوس نکالا گیا کہ قادیان کی تاریخ نے کبھی نہیں دیکھا

ہندوستان بھر میں جماعت احمدیہ نے صدسالہ احمدیہ جشن تشکر بڑی دھوم دھام سے منایا۔ بھارت کے قومی ٹیلی ویژن نے اس جشن کو تین دفعہ سارا ٹیلی کاسٹ کیا اور جماعت احمدیہ کے آغاز کا تعارف کرایا۔

حضرت بانی سلسلہ کی تصویر ٹی وی پر دکھائی گئی۔ قادیان میں ایسا زبردست جشن منایا گیا کہ اس کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔ تمام شہر میں جس کی بھاری اکثریت غیر مسلموں پر مشتمل ہے، انہوں نے شرف انسانی اور اعلیٰ انسانی قدروں کا سر بلند کیا اور بڑے حوصلے سے مرد، عورتیں، بچے صدسالہ جشن تشکر کے جلوس میں کثرت سے شامل ہوئے

اور ایک ایسا زبردست جلوس قادیان کی گلیوں میں نکلا ہے کہ پہلے آج تک کبھی قادیان کی تاریخ میں اتنا زبردست مظاہرہ نہیں دیکھا گیا۔ صرف پنجاب میں ہی نہیں بلکہ بمبئی وغیرہ میں بھی ٹی وی اور ریڈیو اور قومی اخبارات نے اس جشن کی زبردست خبریں شائع کیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے صدسالہ جشن تشکر کا بہت ہی عمدہ آغاز ہندوستان میں ہوا ہے۔ قادیان میں ایک ممبر پارلیمنٹ نے اڑھائی گھنٹے تک جلسہ میں شمولیت کی اور تقریر کی اور اپنے خطاب میں جماعت احمدیہ کی انسانی قدروں کو عظیم الشان خراج تحسین پیش کیا۔

ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن سرگودھا کی قرارداد مذمت

ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن سرگودھا نے اپنے ۱۲ مارچ کے اجلاس میں مندرجہ ذیل قرارداد پاس کی ہے:

"ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کا یہ ہنگامی اجلاس ممتاز قانون دان خواجہ سرفراز احمد منیر ایڈووکیٹ سیالکوٹ پر قاتلانہ حملہ کی پُرزور مذمت کرتا ہے۔ جس میں انہیں چاقو کے متعدد زخم آئے ہیں اور انہیں علاج کی غرض سے لاہور منتقل کر دیا گیا ہے۔ یہ حملہ ایک قانون دان کو اسکی پیشہ وارانہ سرگرمیوں اور پیروی مقدمات سے روکنے کی مذموم سازش ہے۔

ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ ذمہ دار افراد کو فی الفور گرفتار کیا جائے اور انہیں مطابق قانون قرار واقعی سزا دلائی جائے۔

سیکرٹری بار ایسوسی ایشن سرگودھا

خبریں

★ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے آج صبح جنرل ہیڈ کوارٹرز کا دورہ کیا اور آرمی سیلیکشن بورڈ کے اجلاس میں شرکت کی۔ اور ان کو لیفٹیننٹ کرنل سے بریگیڈیئر کے عہدے پر ترقی دینے سے متعلق بورڈ کے طریق کار سے آگاہ کیا گیا۔

★ سینٹ کے اجلاس میں وقفہ سوالات کے دوران وفاقی وزیر پانی و بجلی فاروق احمد لغاری نے سینٹ کو یقین دلایا کہ کالا باغ بند کی تعمیر کا حتمی فیصلہ وسیع تر قومی مفادات میں کیا جائے گا۔ اس سلسلے میں کسی صوبے کی حق تلفی نہیں ہونے دی جائے گی۔

انہوں نے کہا کہ مشترکہ کونسل میں یہ مسئلہ زیر غور ہے۔

★ اسلامی جمہوری اتحاد کے سربراہ اور وزیر اعلیٰ پنجاب نواز شریف نے کہا ہے کہ جمعہ کے کراچی میں نکلنے والے تاریخی جلوس اور جلسہ نے سندھ میں اسلامی جمہوری اتحاد کے لئے راستہ ہموار کر دیا ہے۔ انہوں نے کراچی اور سندھ کے عوام کی تعریف کی اور کہا کہ ان کے جوش و جذبہ سے اتحاد کے کارکنوں کا اعتماد بڑھا ہے انہوں نے ایک سوال پر کہا کہ الطاف حسین سے ملاقات ان کے پروگرام میں شامل نہیں تھی اور نہ یہ ہوئی ہے۔ انہوں نے الطاف حسین کے گھر پر مسلح حملہ کی شدید مذمت کی۔ انہوں نے اس بات کی تردید کی کہ مسلم لیگ نے پارٹی کی ہائی کمان کو اتحاد سے الگ ہونے کی تجویز پیش کی ہے۔ نواز شریف نے اس الزام کے بارے میں کہ اسلامی اتحاد فوجی سراغرسانی کے ادارے آئی ایس آئی نے بنوایا تھا جواب دینے سے احتراز کیا۔

★ گندم کی قیمت میں اضافہ اور فلور ملوں کو فراہمی کے کام میں بے قاعدگی کے سبب آٹے کی قیمتوں میں ۹ روپے فی من تک اضافہ ہو گیا ہے۔

★ مرکزی حکومت نجی تعلیمی اداروں کے قواعد وضوابط کو اپنے دائرہ اختیار میں رکھنے کے لئے نجی تعلیمی اداروں کے کنٹرول کا آرڈیننس نافذ کریگی۔ اس سلسلہ میں وفاقی وزیر تعلیم کی زیر سرکردگی ایک کمیٹی نے مسودہ کو آخری شکل دے دی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ اس آرڈیننس میں نجی تعلیمی اداروں میں اساتذہ کی کم از کم تنخواہ، اساتذہ کی تعلیمی قابلیت، سکولوں کا مناسب جگہ میں قائم ہونا اور اس کی مستقل عمارت، اساتذہ کی ملازمتوں کی شرائط کار وغیرہ جیسے معاملات شامل ہوں گے۔

★ امریکہ نے مزید دو بحری جہاز پاکستان کے حوالے کر دیئے ہیں۔ اس طرح پاکستان کو ۶ جہاز وصول ہو چکے ہیں۔ جبکہ باقی دو رہ گئے ہیں۔ امریکہ میں پاکستان کے سفیر جمشید مارکر نے حکومت کی طرف سے جہاز وصول کئے۔

★ ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین نے کہا ہے کہ پاکستان میں نومبر میں ہونے والے عام انتخابات میں عوام نے پیپلز پارٹی کے حق میں فیصلہ دیا تھا۔ اس لئے تمام سیاسی جماعتوں کو کھلے دل سے پیپلز پارٹی کی کامیابی کو ایک حقیقت سمجھ کر تسلیم کرنا چاہیئے۔

★ اے این پی کے سربراہ خان ولی خان نے کہا ہے کہ پاکستان کو افغانستان کے مسئلے میں ملوث نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ اس سے پاکستان کی سالمیت کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ وہ غیر ملکی سربراہوں کو خطوط لکھنے کے بارے میں اپنے اقدام کا پوری طرح دفاع کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور انہیں کسی سے حب الوطنی کا سرٹیفکیٹ لینے کی ضرورت نہیں۔

★ افغانستان کی نجیب انتظامیہ نے طلبہ کی جبری بھرتی شروع کر دی ہے۔ اور روس میں زیر تعلیم افغان طلبہ کو بھی فوجی خدمات کے لئے طلب کر لیا گیا ہے۔

★ جلال آباد میں شدید جنگ کے بعد مزید ۱۵ ہزار افغان مہاجرین پاکستان پہنچ گئے ہیں۔ جن میں زیادہ تر بچے عورتیں اور بوڑھے افراد شامل ہیں۔

★ کالا باغ کے قریب ایک افغان مہاجر خیمہ بستی آگ لگنے سے مکمل طور پر تباہ ہو گئی تاہم کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔

★ سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کی دسویں برسی چار اپریل کو ملک بھر میں منائی جائے گی۔ سب سے بڑا اجتماع نوڈیرو میں ہوگا۔

★ ریڈیو ماسکو نے کابل کے حوالے سے الزام لگایا ہے کہ مجاہدین کی وردی میں پاکستانی فوجی افغانستان میں داخل ہو گئے ہیں۔ اور افغان فوج کی چوکیوں پر گولہ باری میں پاکستان کا توپخانہ بھی حصہ لے رہا ہے۔

حضرت حکیم نظام جان کے مشہور دواخانہ پر حکیم عبدالحمید اعوان

ہر ماہ کی ۵-۶-۷ تاریخ کو اقصیٰ چوک (نزد لیٹر بکس) ربوہ میں حاضر ہوتے ہیں

خواتین کیلئے معائنہ کا مستقل طور پر انتظام ہے

مشہور دواخانہ

مینیجر:

فون ۹۰۶ نزد لیٹر بکس اقصیٰ چوک ربوہ

گنٹھیا کورس

GOUT GOURSE

۴۰ روزہ کورس قیمت ۶۰/-

لٹریچر ۳/- کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیں

کیورٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ

سیلز ، کلینک ، رہائش ڈاکٹرز

فون: ۷۷۱ ۶۰۶ ۶۰۷